ارشادات حضرۃ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ

اہمیّت صلوٰۃ

خطبۂ جمعۃ المبارک ۱۰ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ

(خطبۂ مسنونہ کے بعد) - قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ - اقیموا الصلوٰۃ ولاتکونوا من المشرکین -

محترم بزرگو! نماز کی عظمت و اہمیّت اس سے ظاہر ہے کہ ایمان کے بعد بنیادی امر نماز ہے -

کتاب وسنّت میں نماز کی تاکید قرآن مجید میں جتنی بار تاکید ہے اور اللّٰہ ربّ العزّت نے نماز کا حکم جتنی دفعہ دیا ہے، ایسا تاکیدی حکم باقی امور کے بارہ میں بہت کم ہوگا۔ ایک جگہ اللّٰہ جل مجدہٗ نے رسولِ اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو فرمایا: اتل ما اوحی الیک من الکتاب - اے پیغمبر جتنی وحی آپ کو ہوچکی ہے اس سب کی تلاوت کردو، ساری وحی انسانوں کو سنا دو ـــ اور اس کے بعد خاص طور سے نماز کا ذکر کردیا: واقم الصلوٰۃ - نماز کی خاص تاکید فرمادی۔ تو نماز ایمان کی علامت ہے نماز مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ اور میرے محترم بزرگو! اللّٰہ جل جلالہٗ فرماتے ہیں: اقیموا الصلوٰۃ ولاتکونوا من المشرکین - نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو! اور حضرت امام احمد تو اسی بنیاد پر فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بلا عذر ایک وقت کی نماز ترک کردی تو وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔

ائمہ دین کی تاکید امام احمد ایک امام ہیں، مجتہد ہیں، صاحبِ مذہب ہیں ان کی رائے ہے جیسے ہمارے ہاں بھی بعض باتوں سے بعض امور اور اعمال سے ایک شخص مرتد ہوجاتا ہے جیسے کوئی شخص قرآن کریم یا اس کے اوراق کسی گندی جگہ یا نجاست میں قصداً پھینکدے یا خدانخواستہ اس کو قدموں میں روندڈالے تو وہ مرتد ہے، کافر ہے، گو وہ کلمہ پڑھے مگر اس کا یہ عمل اس پر دال ہے کہ وہ قلب کے لحاظ سے آبی اور منکر ہے۔ تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ کسی شخص مرد یا عورت پر نماز کا وقت گذر گیا اور اس نے بلاوجہ فرض نہ پڑھی تو وہ سرے سے مرتد ہوگیا اور جیساکہ مرتد واجب القتل ہے اسی طرح حکومت اسے بھی قتل کردے گی۔ باقی ائمہ کی یہ رائے تو نہیں اور بالخصوص ہمارے امام ابوحنیفہؒ کی وہ فرماتے ہیں کہ مرتد تو نہیں ہوجاتا اور ترکِ صلوٰۃ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ توہینِ اسلام کر رہا ہے، البتہ یہ عمل کافروں اور مشرکوں کا ہے۔ اسے زجر اور تعزیر

دی جانی چاہیئے اور ——— اس کی ایک مثال خارج میں یہ ہے کہ باپ کسی کو حکم دے اپنے بچوں کو کہ یہ کرو اور وہ نہ کرو اور ایک شخص ایسا ہے کہ باپ نے حکم دیدیا اس نے سنتے ہی جوتا اتار کہ والد کو دے مارا اور وہ کام بھی نہ کیا ، اب دونوں میں فرق ہے ، پچھلے میں والد کی تعظیم اور احترام کا کوئی شائبہ تک نہیں ، ہم اس کو پہلے کے ہمسر اور برابر نہیں کر سکتے ، تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جو مرد یا عورت بلا عذر نماز ترک کر دے تو اس کو جیل میں ڈال دیا جائے قید کر دیا جائے اس وقت تک کہ جب تک یہ صحیح معنوں میں توبہ نہ کر دے اور نمازی نہ بن جائے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : الصلوٰۃ عماد الدین ۔ نماز دین کا ستون ہے ۔
جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کے محل کو آباد کیا مسلمان مرد ، عورت اور بے نمازی جمع نہیں ہو سکتے ، حضورؐ نے مرض وفات میں آخری وصیت جس چیز کی فرمائی وہ یہی نماز ہی تھی فرمایا : الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم ۔ ہونٹ مبارک ہل رہے تھے ، ضعف سے بول نہیں سکتے تھے ، آواز نہیں آرہی تھی حضرت عائشہ نے کان نزدیک کئے تو سنا کہ حضورؐ یہی جملے ارشاد فرما رہے ہیں کہ نماز کا اہتمام کیا کرو ، نماز کا خیال رہے حضرت عمرؓ جب خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو سب سے پہلا حکم جو جاری کیا وہ یہی تھا ۔

انّ اھم امورکم عندی الصلوٰۃ فمن اقامھا	تمہارے معاملات میں اہم ترین چیز میرے نزدیک
فقد اقام الدین ومن ضیعھا فھو لما	نماز ہے ، جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین
سواھا اضیع ۔ (موطا مالک)	کو بھی قائم رکھا اور جس نے نماز ضائع کی تو وہ

دوسرے تمام امور (عبادات اور معاملات) کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا ۔

حضرت عمرؓ کی تمنائے شہادت و موت مدینہ اور حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں ظالم ابولؤلؤ نے چھرا گھونپ دیا ۔ حضرت عمرؓ دو باتوں کی تمنا کیا کرتے تھے ایک شہادت کی موت دوسرا مدینہ منورہ کی موت ——— دونوں دعائیں بہت پیاری تھیں ۔ حدیث میں ہے کہ تم شہادت کی موت مانگا کرو جس دل میں جہاد اور شہادت کی تمنا نہ ہو اس دل میں سیاہ داغ ہوگا ۔ اور یہ ایمان کی کمی کی علامت ہوگی اس طرح مدینہ طیبہ کی وفات حضرت امام مالک مدینہ منورہ کے باشندہ ہیں عشق اور محبت کا یہ حال ہے کہ مدینہ منورہ سے باہر نہ نکلتے کہ باہر موت نہ آجائے اور مسئلہ یہ ہے کہ جہاں موت آجائے وہاں تدفین ہو ، تو امام مالک کسی مجبوری سے بھی باہر جاتے تو دوڑتے دوڑتے واپس ہوتے رات باہر نہ رہتے کہ موت آئے تو مدینہ منورہ میں آجائے اور یہاں دفن ہو جاؤں ۔ ایک مرتبہ امام مالک نے خواب دیکھا کہ حضورؐ کے سامنے کھڑا ہوں کہا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مدینہ منورہ سے اتنا عشق ہے کہ نفل حج جانے سے بھی ڈر رہا ہوں کہ کہیں باہر موت نہ آجائے ——— اور اس وقت حج پہ پابندیاں نہ تھیں ، جیسے آج ہیں مگر تکلیفیں بہت زیادہ تھیں ، مدتیں آنے جانے پر لگ جاتی

تھیں، تو آپ لوگ اپنی درخواستیں حج کیلئے دیا کریں، اگر حکومت منظوری نہ دے تو الا بلا برگردن حکومت۔ مگر آپ لوگوں نے تو صرف برگردن ملا سیکھا ہے۔ تو نیت عزم اور ارادے سے حج کا ثواب تو ہوگا اور جب اجازت ملی تو فرض ادا کرنا ہوگا۔ جو غریب کئی کئی سالوں سے محروم رہتے ہیں اور جتنی بھی طلب بڑھتی ہے عشق بڑھتا ہے تو اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ہوگا۔

امام مالکؒ کا خواب الغرض امام مالک نے پوچھا کہ میری وفات کب ہوگی؟ عمر کتنی ہے۔؟ اگر معلوم ہو جائے تو نفل حج پر چلا جاؤں حضورِ اقدسؐ نے پانچ انگلیوں کو اٹھا کر اشارہ کیا۔ امام مالک جاگ اُٹھے تو حیران ہو گئے کہ کیا مراد ہے۔ حضورؐ کا ۵ دن ہیں ۵ ماہ ہیں ۵ سال ہیں اب کیا کیا جائے، مقصد کیسے حاصل ہو۔ بڑے عالم بڑے محدّث، بڑے زاہد تھے حدیث میں اہم کتاب لکھی۔ تو امام مالک یہ خواب اس زمانہ میں تعبیر خواب کے امام ابن سیرین کو سنایا گیا، انہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس کا مراد اس اشارہ سے آیت کریمہ کو ہے۔ فی خمس لا یعلمہا الا اللہ۔ کہ کسی کی موت کا وقت بھی ان پانچ چیزوں میں سے ہے کہ جس کا علم خدا نے دوسروں کو نہیں اسی طرح بارش کے بارہ میں قیامت کے بارہ میں کل کے بارہ میں کچھ کہنا یہ چیزیں اللہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ تو قربان جاؤں حضورِ اقدسؐ سے کہ عالمِ برزخ میں بھی امت کی اصلاح فرما رہے ہیں کہ اللہ کے کام اور علومِ غیب اس کے ساتھ خاص ہیں یہ اس نے کسی کو نہیں۔

بہرحال حضرت عمرؓ مدینہ منورہ میں شہادت کی موت مانگتے تھے لوگ حیران تھے کہ شہادت تو باہر جنگی میدانوں اور محاذوں میں مل سکتی ہے، افواج اسلامی ساری دنیا میں یلغار کرتے جا رہے ہیں مدینہ طیبہ دارالخلافہ میں شہادت کی موت کسی طرح نصیب ہوگی جہاد تو باہر لڑی جا رہی ہے۔ اور حضرت عمر کے رعب اور شان سے تو قیصر و کسریٰ اپنے ملکوں میں لرز رہے ہیں۔ تو کسی کا تصور بھی نہ تھا کہ مدینہ میں کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے تمام رات گلیوں میں اکیلے پھرتے۔ مگر رسول اللہؐ کے ایک برگزیدہ صحابی کی دعا تھی، اُسے تو قبول ہونا ہی تھا۔ قبول ہو گئی اور ظالم ابو لؤلؤ نے نماز میں موقع پا کر چھرا گھونپ دیا۔ اس کے بعد ایک دو یوم زندہ رہے نماز کا وقت آجاتا تو تیمم کر کے بیٹھ کر یا اشارہ سے نماز پڑھنے لگے خون رستا رہتا اور فرماتے کہ نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ کسی حال میں اس میں رخصت نہیں ہے۔ فرماتے کہ: ولاحظ فی الاسلام لمن ترک الصلوٰۃ۔ جس نے نماز ترک کر دی اس کا اسلام میں کیا حصہ رہ جائے گا، اور روایت میں ہے کہ آپ اس حالت میں بھی نماز پڑھ لیتے کہ:
وجرحہ یثعب دمًا۔ کہ زخموں سے خون جاری رہتا تھا۔

تو آج کتنے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ عورتیں کہتی ہیں کہ ہمیں گھر کے کام کاج سے فرصت نہیں، نوجوان کہتے ہیں کہ ابھی ہم جوان ہیں بڑھاپے میں پڑھیں گے۔ بچوں کو ہم توجہ نہیں دلاتے نہ نماز سکھاتے ہیں۔ تو آخر مسلمانی

کہاں چلی گئی۔ اسلام کی عمارت نماز کے ستون روزہ کے ستون پر قائم ہوتی ہے۔ اور ستون ہے نہیں نہ نماز، نہ روزہ تو خطرہ ہے کہ ایسا شخص اسلام سے باہر ہو جائے امام ابو حنیفہؒ اس لئے فرماتے ہیں کہ کافر تو نہیں مگر اس پر خطرہ ہے کفر کا۔ یخشیٰ علیہ الکفر۔ اسلام کو مانو گے تو دروازہ بھی بڑا رکھو گے۔

یا مکن با فیلبانان دوستی   یا بنا کن خانہ بر انداز فیل

یا پھر اسلام چھوڑ دیجئے پکے کافر بن جائیے خطرہ کس سے ہے؟ حکومت کچھ کہتی نہیں اور ہم مولویوں کی طاقت نہیں کوئی کیا کہے گا یہ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر بننا اچھا نہیں کہ جہاں غرض اور لالچ کی بات آئی وہاں مسلمان بن گئے۔ اور جہاں یہ نہ ہو، پھر پٹھان اور خان بنے۔ پاکستانی بنے۔ صلح کل بنے پھر اسلام وغیرہ کا کوئی تکہ نہیں۔

ازالۂ ذنوب اور وضوء تو میرے محترم بزرگو! نماز بہت بڑی چیز ہے۔ اس کا جو مقدمہ ہے، وضوء کرنا اس میں جو برکات ہیں اس کا بھی حد و حساب نہیں حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص جب وضوء کرنے بیٹھ جائے اس نے وضوء شروع کیا اور کلی کی، مضمضہ کیا تو زبان کے منہ کے گناہ جھڑ گئے، ناک میں پانی ڈال دیا تو ناک کے گناہ معاف ہو گئے، چہرہ کو دھولیا تو آنکھوں کے گناہ جھڑ گئے اور خدا نے معاف کر دیئے، سر پر مسح کر دیا تو سر اور کانوں کے گناہ دھل گئے، ہاتھ دھو ڈالے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہاتھ کے گناہ معاف کر دیئے۔ پاؤں دھو ڈالے تو چلنے پھرنے کے گناہ دھل گئے، حتیٰ کہ انڈے کیطرح ___ نقیاً من الذنوب ___ گناہوں سے صاف ستھرا نکل آتا ہے۔

اور بھائیو! گھروں میں عورتیں دن میں بار بار جھاڑو دیتی ہیں، صفائی کرتی رہتی ہیں اس طرح نمازی وضوء کے ذریعہ جب پنج وقتہ نماز پڑھتا ہے تو گویا جھاڑو اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ دن رات گناہوں کے جھڑ جانے کا سامان بھی کرتا پھرتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ وضوء مسلمان کا ہتھیار ہے۔ الوضوء سلاح المومن۔ اور وضوء تو بڑی چیز ہے وہ کے ایک ایک سنت خدا نے مسلمانوں کے لئے عظیم الشان ہتھیار بنا کر دکھا بھی دیا ہے، حضرت عمرؓ کا دور حکومت ہے، مصر پر مسلمانوں کی افواج نے حضرت عمرو بن العاص کی قیادت میں لشکر کشی کی ہے، مہینہ گذر گیا اور مصر اس عرصہ میں فتح نہ ہو سکا۔ تو حضرت امیر المومنین تعجب کرتے ہیں اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اپنے جرنیل کو خط لکھتے ہیں کہ اتنا عرصہ گذرا اور تم سے مصر کیوں فتح نہ ہو سکا۔ آگے لکھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے باغات و انہار اور مصر کے بنگلوں اور محلات نے تم لوگوں کا دل کھینچ لیا اور ان چیزوں کا لالچ شاید تمہیں پیدا ہو گیا تم لوگوں میں کہیں عجمیوں کی خو بو تو نہیں پیدا ہوئی۔ مسلمان جہاد بھی کرتا ہے تو خالص اللہ کی رضا کے لئے کہیں مال و دولت کی لالچ تو پیدا نہیں ہوئی۔؟ مال کے لالچ کرنے کی وہ حدیث تو آپ نے سنی ہوگی کہ ایک دفعہ ایک صحابیؓ حضرت حکیم بن حزام جو بڑے پایہ کے صحابی تھے اور جب حضورؐ

مکہ مکرمہ میں شعب ابی طالب میں نظر بند تھے اور ابوطالب بھی نظر بند تھے، تو حضرت حکیم نے اس سخت وقت میں بڑی خدمت کی کفّار کیطرف سے ناکہ بندی تھی، کھانے پینے کی چیز گھاٹی میں نہیں جاسکتی تھی، تو حضرت حکیم اس وقت بھی کسی طریقہ سے کچھ نہ کچھ پہنچا دیتے تھے۔ تو مدینہ منوّرہ میں ایک مرتبہ یہی حضرت حکیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے کچھ مانگا تو حضورؐ نے دیدیا پھر کہیں سے آکر مالِ غنیمت سے کچھ طلب کیا پھر دے دیا تیسری دفعہ جب حضورؐ کی خدمت میں آئے کچھ طلب کیا تو پھر حضورؐ نے دیدیا اور پھر ان سے فرمایا کہ اے حکیمؓ! دیکھو یہ مال سرسبز و شاداب اور بظاہر میٹھا ہے، اور اس میں جو حرص کرے مانگتا رہے تو اس میں اللہ تعالیٰ برکت نہیں ڈالتا۔ ایسے شخص کی مثال استسقاء کے مریض کیطرح ہوتی ہے کہ جتنا پانی وہ اتنی ہی پیاس بڑھتی جاتی ہے۔ پھر فرمایا کہ بغیر حرص و لالچ کے کچھ مل جائے تو اللہ اس میں برکت ڈالتا ہے اور فرمایا کہ: الید العلیا خیرٌ من الید السفلیٰ۔ اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے —— دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے —— حضرت حکیمؓ نے حدیث سنی تو عرض کیا یارسول اللہ آپؐ کے بعد میں کسی اور سے کچھ نہیں مانگوں گا، حرص نہیں کروں گا کسی کے ہاتھ سے بھی کچھ نہ لوں گا —— اور یہ ادب ملحوظ رکھا کہ یہ نہ کہا کہ حضورؐ آپ کے ہاتھ سے بھی آئندہ نہیں لوں گا۔ ایسا کرنا تو بے ادبی اور گستاخی ہوگی، آپ جو کچھ دیں گے وہ تو بسر وچشم قبول کروں گا مگر آپ کے بعد۔ لا ادفع احداً اشیئاً۔

پھر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں مالِ غنیمت آیا کرتا تھا، تمام صحابہؓ اور اہلِ مدینہ پر تقسیم ہوتا تھا۔ حضرت حکیمؓ کا حصہ جب سامنے آتا تو انہیں پکار لیتے تھے کہ آکر لے لیں آپ فرماتے کہ میں نہیں لیتا۔ حضرت عمر لوگوں سے کہہ دیتے کہ یہ حکیم بن حزام کا قصہ ہے، تم گواہ ہو جاؤ کہ میں تو دے رہا ہوں مگر وہ خود نہیں لیتے۔

تقرب الی اللہ کا احوط ترین راستہ میرے محترم بزرگو! ایک دن کچھ فقراء حضورؐ کی خدمت میں آئے، عرض کیا یارسول اللہ یہ مالدار لوگ تو ہم سے بہت آگے بڑھ گئے کہ یہ حج میں بھی دولت لگا دیتے ہیں، جہاد میں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں، اور ہم تو تنگدست ہیں بے مال ہیں ہمارے ساتھ پیسے نہیں ہیں کہ حج کے راستہ میں خرچ کر دیں، مقصد یہ تھا کہ یارسول اللہ دعا فرمائیں کہ خدا ہمیں بھی دولت دے دے اور ہم اسے اللہ کی راہ میں لگا سکیں، مگر قربان جاؤں نبی کریم علیہ السلام کے کہ وہ تو ہر مرحلہ میں امت کی اصلاح فرماتے ہیں تو ان لوگوں سے فرمایا کہ تمہیں ایک ایسا ذکر بتلا دوں ایک وظیفہ دوں کہ اگر اس پر عمل کیا تو آپ ان مالدار لوگوں کے مرتبہ پہ فائز ہو سکو گے۔ اور تم سے جو آگے ہیں ان کے مراتب تک پہنچ جاؤ گے انہوں نے عرض کیا حضورؐ بتلا دیجئے۔ اس سے اور نعمت کیا ہوگی، حضورِ اقدسؐ نے فرمایا نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے بعد دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا کرو۔ گویا تسبیح و تکبیر سبحان اللہ

والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ـــــ والی پوری ہو جائے گی ـــــ تو فرمایا کہ تمہارے پاس خزانے نہیں مگر تسبیحات پڑھ لو دنیا دار نیک بندے جو اللہ کی راہ میں دولتیں خرچ کرتے ہیں ان کے مراتب پالو گے تو اس حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اس بات کی تعلیم دی کہ صدقات اور نیکیوں میں غبطہ تو اچھا ہے۔ مگر اس کے حصول کے لئے جو ذریعہ بغیر مال کا ہے وہ سب سے احوط اور بہتر ہے۔

مصری افواج کو حضرت عمرؓ کی تنبیہی ہدایات بہرحال حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا کہ تمہارے دلوں میں شاید مصر کے باغات اور زمینوں کی حرص آگئی ہے۔ دوسری بات یہ لکھی کہ یہ شاید اخلاص میں کمی آگئی ہے۔ اور تیسری بات یہ لکھی کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید حضورؐ کی کوئی سنت تم لوگوں سے ترک ہو رہی ہے۔ اس لئے فتح نہیں پا رہے ہو، حضرت عمرو بن العاص نے جمعہ کا دن تھا، افواج جمع کیں اور امیر المومنین کا خط سنا دیا کہ ان تین وجوہات پر غور کر لو۔ اور ان باتوں سے توبہ کر دو۔ مال و دولت کا طمع اور حرص سے بالکل تائب ہو جاؤ اور خالص اللہ کی رضا و خوشنودی کو مقصد بنالو اس نیت کی تجدید کر دو ـــــ اور یہ کہ کوئی سنت ترک ہو رہی ہے؟ اس کو اپنالو۔

سنت وضوء کی برکت سے فتح ایک فوجی پلٹن نے کہا ارے ہم نے تو مسواک کرنا ترک کر دیا ہے، مسواک فرض واجب نہیں، سنت یا مستحب ہے مگر جس نماز کے لئے مسواک کر لی جائے تو بعض روایات میں ہے کہ بلا مسواک کے نماز سے اسکی فضیلت وثواب ستر درجے زیادہ ہے تو حضرت عمرو بن العاص نے فوج کو حکم دیا کہ وضو میں سب مسواک کر لو۔ سب نے مسواک اٹھائے اور مسواک کرنے لگے۔ اس اثناء میں دشمن کے جاسوس نے مسلمانوں کو اس حالت میں دیکھ لیا وہ لوگ یہ نہ سمجھ سکے کہ مسلمان کیا کر رہے ہیں، دیکھا کہ مسلمان لکڑیاں اٹھائے ہوئے ہیں تو جا کر اپنی فوج میں کہا کہ مسلمانوں کے تیور تو بہت خطرناک ہیں وہ اپنے دانتوں کو تیز کر رہے ہیں اور شاید وہ کافروں کو دانتوں سے کاٹنا چاہتے ہیں اور ہڈی گوشت دانتوں سے نوچنا چاہتے ہیں، کافروں نے بات سنی تو دل گھبرا گئے جنگ میں تو رعب اور گھبراہٹ بڑی چیز ہے، انسان مرعوب ہو گیا تو شکست یقینی ہے۔ جیسے کہ ڈوبنے والا ہمت ہار بیٹھے تو ڈوب جاتا ہے، تو کافروں نے کہا کہ ایسی قوم سے کون لڑ سکتا ہے۔ ادھر صحابہؓ نے جمعہ کی نماز پڑھ لی، اللہ کے سامنے روئے، تائب ہوئے اور عزم کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے دشمنوں پر یلغار کر دی۔ اور اللہ نے فتح دیدی۔ تو یہ ہے مسلمان کا ہتھیار اور سنتوں کی برکات۔

وضوء مسلمان کا ہتھیار ہے۔ ملا جیونؒ بڑے صوفی اور بزرگ گذرے ہیں۔ نور الانوار کے مصنف تھے۔ بڑے عالم تھے اس وقت کے بادشاہ ان کی بڑی قدر کرتے تھے، مگر کسی بات سے ناراض ہو گئے، ملا جیون مسجد میں تھے بادشاہ کا بیٹا ان سے سبق پڑھتا تھا کسی نے کہا کہ بادشاہ نے تمہاری گرفتاری کے لئے فوج

یا پولیس بھیجدی ہے اس نے کہا اچھا۔ میرے وضوء کا لوٹا اٹھا لاؤ، پانی لیکر وضوء کرنے بیٹھ گئے لوگوں نے کہا یہ کیا؟ فرمایا: الوضوء سلاح المومن ـــــ اس نے لاؤ لشکر بھیجدیا تو میرے پاس وضوء ہی مؤثر ہتھیار ہے۔ میں بھی اپنا اسلحہ اٹھا لایا ہوں، ادھر شہزادہ نے دیکھا تو بھاگ دوڑا اور بادشاہ سے کہا کہ ملّا صاحب تو اپنا ہتھیار اٹھا چکا ہے۔ وضوء کرنے لگ گیا ہے، کہیں تباہ نہ ہو جاؤ، بادشاہ نے گرفتاری کا حکم واپس لے لیا اور پولیس کو بلا لیا اور معافی لی تو جس کا ایمان وعقیدہ مضبوط ہوگا وہ ایک وضوء سے بھی توپوں اور بموں کا کام لے سکے گا۔ ایک وضوء کی مسواک کی برکت سے ملک کے ملک فتح ہو گئے، مگر اب تو مسلمانوں کی بدقسمتی کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ انہیں نماز کے مسائل بیان کرو تو اچنبھا ہوتا ہے۔ حالانکہ نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے۔

نمازی کے پانچ اکرام وانعام ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پانچ اکرام دیتا ہے، پانچ نعمتوں سے نوازتا ہے۔ ۱۔ ایک وسعتِ رزق کہ نمازی کا رزق اللہ تعالیٰ بڑھا دیتا ہے۔ ۲۔ عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ کر دے گا۔ ۳۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا عمل نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا۔ ۴۔ پل صراط پر جو تین ہزار سال کے برابر راستہ ہے۔ یہ برق کیطرح گذر جائے گا۔ ۵۔ پانچویں نعمت یہ کہ اللہ اسے بلاحساب جنّت لے جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جس نے نماز اپنے وقت میں ادا کی تو وہ سات آسمانوں سے اوپر عرش تک پہنچ جاتی ہے۔ اور سارے اعمالِ حسنہ اوپر جاتے ہیں۔ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ۔ تو وہاں پہنچ کر نماز کی شکل ایک نور کی طرح ہوتی ہے ـــــ اور اسی طرح یہ نماز قیامت کے دن اپنے عامل اور نمازی کی مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ یہ قبر میں بھی اس کے لئے نور ہو جاتی ہے۔ پل صراط پر نور بن جاتی ہے۔

آخرت میں نماز کی شکل وصورت اور قبر سے اٹھے تو ایک حسین وجمیل حور کی شکل میں اسکی پیشوائی کے لئے کھڑی ہوگی ـــــ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو کسی نے خواب بیان کیا کہ میں نے ایک حسین حور دیکھی مگر وہ اندھی تھی۔ آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ تم نماز میں آنکھیں بند کرتے ہوگے کہا ہاں۔ ویسے توجہ ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ تو خشوع وخضوع بھی نماز میں ضروری ہے مگر حضورؐ نے حکم دیا کہ آنکھیں کھلی رکھو سجدہ کی جگہ پر نماز میں نظر جمائے رکھو، تو کسی نے حضرت گنگوہیؒ سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ شخص نماز میں آنکھیں بند کرتا ہے۔ فرمایا: اس حدیث کی وجہ سے کہ نماز آخرت میں ایک حسین وجمیل حور کی شکل میں آئے گی ـــــ تو قبر سے اٹھ کر حور دیکھے گا تو متعجب ہو کر پوچھے گا: تو کون ہے وہ کہے گی میں تو وہی نماز ہوں دنیا میں تجھ پر بوجھ بنتی تھی، سوار ہوتی تھی، اب تم مجھ پر سوار ہو جاؤ۔ کہ میں تجھے میدانِ حساب تک لے جاؤں۔ تو عبداللہ بن مسعود کی روایت سے معلوم ہوا کہ جو نماز پابندی سے نہ پڑھے باوقت پر نہ پڑھے تو اس میں کسی قسم کی روشنی نہیں ہوگی۔ اور جب ایسی نماز عرش تک پہنچ جائے تو فرشتے اسے کپڑے

کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پہ دے مارتے ہیں۔ اور یہ نماز کہتی ہے کہ خدا نمازی کو ایسا برباد کر دے جیسا کہ مجھے ضائع کر دیا۔ تو میرے بھائیو! جو شخص بے وقت نماز پڑھتا ہے اسکی یہ حالت ہے تو جو پڑھے ہی نہیں اسکی کیا حالت ہوگی ——

ترکِ صلوٰۃ کے بدترین نتائج | حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے ۱۔ اسکی عمر میں برکت نہیں ہوتی۔ ۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کے رزق میں برکت نہیں ہوتی۔ ۳۔ اور اس کا نام صالحین کے رجسٹر سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ ۴۔ نماز نہ پڑھے اور باقی نیک اعمال کرے تو فقہاء کے نزدیک باقی اعمال جائز ہو بھی جائیں وہ الگ بات ہے۔ مگر اس پہ قبول اور ثواب کا ثمرہ مرتب نہیں ہوگا۔ ۵۔ اور اسکی دعا بھی قبول نہیں ہوتی اور اللہ کے نیک بندے بھی اگر اس کے حق میں کوئی دعا کریں وہ بھی اس کے حق میں مقبول نہیں ہوتی۔ ۶۔ اور جب مرے تو بھوکا پیاسا مرتا ہے۔ سات سمندر بھی اس کے منہ میں ڈال دیں مگر پیاسا مرتا ہے۔ ۷۔ اور جب مر جاتا ہے تو قبر آگ سے بھڑکی ہوتی ہے۔ ۸۔ اور ادھر ادھر سے قبر اس پر سمٹ جاتی ہے۔ تنگ ہو جاتی ہے۔ اور ایک اژدہا اس پر قبر میں مسلط ہو جاتا ہے۔

۹۔ اسی ہفتہ میں ایک اخبار میں پڑھا کہ پنجاب میں ایک مردہ پر جنازہ ہو رہا تھا تو جب کفن میں لوگ اس کا چہرہ دیکھنے لگے تو ایک سانپ ساتھ لیٹا ہوا تھا، لوگ بھاگ دوڑے تو خداوند تعالیٰ کبھی کبھی عالمِ غیب کی باتیں ہماری عبرت کے لئے ظاہر کر دیتا ہے —— تو اللہ تعالیٰ قبر میں بے نمازی پر اژدہا مسلط کر دیتا ہے۔ اسکی آنکھیں آگ کے شعلوں کی طرح ہوتی ہیں اس کے پنجے بھی ہوتے ہیں، ناخن فولادی ناخن ہوتے ہیں اور اتنے لمبے کہ انسان ان پر چلنے لگے تو سارا دن اس پر چلنا ختم نہ ہو سکے اور اسکی آواز رعد کی طرح ہوتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ تو تو نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اب خدا نے مجھے تم پر مسلط کر دیا ہے اور ایک پنجہ دے مارے گا۔ تو ستر گز زمین میں مردہ دھنس جائے گا، دوسرے نماز کے وقت دوسرا صعبہ ہوگا۔ وھکذا قیامت تک عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔

۱۰۔ اور جب قبر سے اٹھ کر میدان محشر میں جائے تو وہاں بھی خدا ناراض اس کے ساتھ حساب میں کسی قسم کی نرمی کا برتاؤ نہیں کیا جائے گا۔ اور غلطیوں کا پوچھا جائے گا۔ اوروں کی غلطیاں معاف ہوں گی اور بے نمازی کے لئے یہ معافیاں اور رعایتیں نہیں ہوں گی۔

۱۱۔ اور آخر میں جہنم کے اس گڑھے میں اسے پھینک دیا جائے گا۔ جسے غیؔ کہتے ہیں۔ فسوف یلقون غیاً۔ جہنم کے اس گڑھے میں اژدہے ہیں اور جس وقت پھینکدیا جائے گا، تو بچھو سانپ اس کے پاؤں سے لپٹ جائیں گے کہ یہ پاؤں اللہ کے سامنے کھڑے نہ ہو سکے۔ اور تم کو نماز سے شرم آتی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بے نمازی کے وبال سے محفوظ رکھے۔ آمین